اہل پنجاب سے سوال

میں پنجاب کے عوام سے سوال کرتا ہوں کہ اگر پنجاب میں کسی کی بیٹی کو فوج یا پیراملٹری فورسز اس طرح معصوم بیٹیوں کو گولیاں مارے تو آپ کے کیا جذبات ہوں گے؟ لیکن پنجابی ہونے کے ناطے ان کے ساتھ فوج اور پیراملٹری فورسز وہ سلوک نہیں کرتی ماضی میں بھی ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ بھٹو دورِ حکومت میں مذہبی جماعتوں کی جانب سے چلائی جانے والی نظام مصطفیٰ کی تحریک کے دوران فوج، سیکوریٹی فورسز نے کراچی، سندھ، بلوچستان اور پختونخوا میں مظاہرین پر بیدریغ گولیاں چلائیں اور متعدد بے گناہ افراد کی جانیں لے لیں لیکن جب پنجاب میں یہ مظاہرے ہوئے اور حکومت نے مظاہرین کو طاقت سے کچلنے کے احکامات دیے تو فوج کے افسران نے مظاہرین پر گولیاں چلانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم فوج کی ملازمت چھوڑنے کیلئے تیار ہیں لیکن ہم اپنے لوگوں پر گولیاں نہیں چلا سکتے اسی طرح گزشتہ دنوں پنجاب کی جماعت مسلم لیگ ن کے مرکزی رہنما حنیف عباسی کو سزا دی گئی تو ان کے حامی پنجابیوں نے نعرے لگائے ’’آئی ایس آئی ......مردہ باد‘‘

’’یہ جو دہشت گردی ہے ......اس کے پیچھے وردی ہے‘‘۔ اگر یہ نعرے ملک کے کسی اور علاقے میں لگائے جاتے تو وہاں فوج اور پیراملٹری فورسز کی جانب سے گولیاں چلا دی جاتیں اور لاشوں کے انبار لگ جاتے لیکن راولپنڈی میں پنجابیوں نے یہ نعرے لگائے تو فوج اور پیراملٹری رینجرز کی بندوقوں کو زنگ لگ گیا......نالیوں میں گولیاں اٹک گئیں۔

اگر اپنا حق مانگنے اور ظلم کے خلاف آواز اٹھانے پر غیر پنجابیوں پر گولیاں چلائی جائیں گی تو ان میں کیا جذبات پیدا ہوں گے؟ کیا وہ اس کے جواب میں ردعمل کا اظہار نہیں کریں گے؟

جبری گمشدگیاں

بلوچ عوام 1948ء سے بلوچستان کی آزادی اور بلوچستان کے حقوق مانگ رہے ہیں تو ان پر ہر دور میں فوج کشی کی گئی۔ اب بھی بلوچوں کے حق کی جدوجہد کو فوج کی طاقت کے ذریعے کچلا جا رہا ہے۔ بلوچستان کے مختلف علاقوں سے بلوچ نوجوانوں کو پکڑ پکڑ کر لاپتہ کیا جا رہا ہے۔ بہت سوں کی مسخ شدہ لاشیں ملتی ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اب تک ہزاروں بلوچ لاپتہ ہیں۔ ان کی مائیں بہنیں، بزرگ اور بچے اپنے پیاروں کی تصویریں اٹھا کر آئے دن مختلف شہروں میں پرامن مظاہرے کرتے ہیں ......دھرنے دیتے ہیں ......لانگ مارچ کرتے ہیں ...... روتے ہیں ...... دہائیاں دیتے ہیں لیکن ان کی آوازوں، فریادوں اور دہائیوں پر حکومت کوئی توجہ نہیں دیتی بلکہ الٹا انہیں ہی مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے ......انہیں ہراساں کیا جاتا ہے...... دھمکیاں دی جاتی ہیں......ان مظاہروں اور دھرنوں میں شرکت کرنے والے انسانی حقوق کی تنظیموں کے کارکنوں اور بلوچوں کو ہی گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ لاپتہ بلوچوں کو نہ تو کسی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے اور نہ ان کی ماؤں، بہنوں، بیویوں، بچوں اور بزرگوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ ان کے پیارے کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ بلوچ قوم پرست رہنماؤں، کارکنوں کی

جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت قتل اور تعلیمی اداروں سے نوجوان بلوچوں کو گرفتار کر کے لاپتہ کرنے کے مسلسل واقعات سے بلوچوں کے احساس محرومی کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

میں فوج کے جرنیلوں سے کہتا ہوں کہ وہ لاپتہ بلوچ نوجوانوں کو چھوڑ دیں ...... 1971ء سے سبق لیں۔ میں کمزور ہوسکتا ہوں ...... بلوچ کمزور ہوسکتے ہیں ...... پختون کمزور ہوسکتے ہیں...... مہاجر کمزور ہوسکتے ہیں ...... سندھی کمزور ہوسکتے ہیں ...... مگر اللہ کی طاقت سب سے بڑی طاقت ہے، تم اس کے عذاب سے نہیں بچ سکتے...... کرپٹ جرنیلوں پر عذاب الٰہی آئے گا...... بہت جلد آئے گا۔ لہٰذا میں پھر کہتا ہوں کہ اگر پاکستان کو بچانا چاہتے ہو تو لاپتہ بلوچوں ...... لاپتہ مہاجروں، سندھیوں اور دیگر مظلوم قومیتوں کے لاپتہ افراد کو فی الفور چھوڑا جائے۔

ماما قدیر......لاپتہ بلوچوں کی آواز

ماما قدیر ایک بلوچ بزرگ ہیں جن کے اپنے بیٹے کو بھی فوج نے لاپتہ کر دیا تھا اور تشدد کر کے قتل کر دیا تھا...... ماما قدیر نے لاپتہ بلوچوں کی بازیابی کے لئے ایک تنظیم ’’وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز (Voice For Baloch Missing Persons) قائم کی اور لاپتہ افراد کے مسئلے سے دنیا کو آگاہ کرنے کے لئے بزرگی کے عالم میں پرامن مظاہرے کئے...... کوئٹہ پریس کلب پر مہینوں تک دھرنا دیے رکھا...... پھر چند لاپتہ بلوچوں کے اہل خانہ کے ہمراہ پیدل لانگ مارچ کر کے پورے ملک کا چکر لگایا تاکہ پورے ملک

کولاپتہ بلوچوں کے مسئلے سے آگاہ کیا جائے۔ یہ انتہائی شرمناک اور افسوناک امر ہے کہ ماما قدیر کی آواز کو سننے کے بجائے سرکاری ایجنسیوں کی جانب سے انہیں پہلے خریدنے کی کوشش کی گئی۔ جب انہوں نے فوج کے ہاتھوں اپنا سودا کرنے سے انکار کر دیا تو ان پر قاتلانہ حملہ کرایا گیا اور انہیں دھمکیاں دی گئیں کہ واپس چلے جاؤ ورنہ ماردیں گے...... انسانی حقوق کی جو تنظیمیں ان کے ساتھ تعاون کر رہی تھیں ان کو بھی دھمکایا گیا جس کے بعد وہ تنظیمیں بھی خاموش ہوگئیں۔لیکن ماما قدیر ان تمام تر نامساعد حالات اور ریاستی جبر وستم کے باوجود آج تک لاپتہ بلوچوں کے معاملے پر اپنی پرامن جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مسخ شدہ لاشیں اور اجتماعی قبریں

بلوچستان میں جاری فوجی آپریشن کے دوران جہاں ایک طرف بلوچ نوجوانوں کو گرفتار کر کے ان پر دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ حقوق کی جدوجہد سے دستبردار ہوجائیں، جو انکار کرتے ہیں ان پر سرکاری ٹارچر سیلوں میں تشدد کیا جاتا ہے...... ان کی لاشوں کو مسخ کر کے مختلف مقامات پر پھینک دیا جاتا ہے...... بہت سے بلوچ نوجوانوں کو وحشیانہ تشدد کے بعد گولیاں مار کر ان کی تشدد زدہ لاشیں ہیلی کاپٹرز سے پھینکی جاتی ہیں۔ جب بلوچوں کی مسخ شدہ لاشیں بہت زیادہ ملنے لگیں اور ریکارڈ پر یہ واقعات آنے لگے تو فوج نے اپنی حکمت عملی تبدیل کرتے ہوئے بلوچوں کی مسخ شدہ لاشیں مختلف مقامات پر پھینکنے کے بجائے ان کی لاشوں کو اجتماعی طور پر دفن کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔لیکن یہ خدا کی

قدرت ہے کہ بلوچوں پر ہونے والا یہ ظلم بھی نہ چھپ سکا اور بلوچستان سے اجتماعی قبریں دریافت ہونے لگیں ۔ بلوچستان کے خضدار ضلع کے علاقے توتک اور تین علاقوں سے 169 بلوچوں کی اجتماعی قبریں ملی ۔اسی طرح پنج گور کے علاقے سے 4 بلوچوں کی اجتماعی قبر حال ہی میں دریافت ہوئی ۔تقریباً تمام لاشیں بری طرح تشدد زدہ تھیں ۔ان کے علاوہ بھی مختلف اوقات میں بلوچستان کے مختلف علاقوں سے بلوچوں کی مسخ شدہ لاشیں برآمد ہوئیں جنہیں خاموشی سے دفنا دیا گیا اور ان کے بارے میں عوام کو کچھ نہیں بتایا گیا۔

رہائشی علاقوں پر فوجی حملے اور بمباری

بلوچستان میں جہاں ایک طرف فوج ، ایف سی اور دیگر پیراملٹری فورسز مختلف علاقوں میں باقاعدہ فوج کشی کے انداز میں چھاپہ مار کارروائیاں کرتی ہیں ، بلوچ نوجوانوں اور بزرگوں کو گرفتار کرتی ہیں ،عورتوں بچوں تک کو تشدد کا نشانہ بناتی ہیں ، وہیں اکثر علاقوں میں زمینی فوج کے ساتھ ساتھ ایئر فورس کی بھی مدد لی جاتی ہے اور گن شپ ہیلی کاپٹرز اور طیاروں کے ذریعے بمباری اور گولہ باری تک کی جاتی ہے۔

30 اگست 2018ء کی شب ملٹری فورسز نے بلوچستان کے علاقے گوبرٹ کے ایک گھر میں چھاپے کے دوران بچوں کو تشدد کا نشانہ بنایا اور فدا محمد نامی بلوچ نوجوان کو گرفتار کر کے لے گئے ۔

19 اگست 2018ء کو مستونگ کے علاقے دل بند، سیاچوہان میں فوجی آپریشن کا آغاز کیا گیا، فائرنگ شیلنگ کی گئی ۔اس آپریشن میں زمینی فوج کی بہت بڑی تعداد نے

حصہ لیا۔اس کے ساتھ ساتھ اس آپریشن میں فوج کو فضائیہ کی بھی مدد حاصل تھی جس نے علاقے پر بمباری بھی کی۔ چند سال قبل بھی ایسے ہی آپریشن کئے گئے تھے اور علاقے پر بمباری کی گئی تھی جس کے نتیجے میں کافی جانی نقصان ہوا تھا اور گھر تباہ ہوئے تھے۔ اس طرح چار سال قبل بلوچستان کے علاقے آواران میں بھی فوج نے بمباری کر کے عبادت میں مصروف 7 بلوچ نوجوانوں کو بھی شہید کر دیا تھا۔

میں فوج کے حکام سے یہی کہوں گا کہ خدا کیلئے بلوچوں پر اتنا ظلم نہ کرو۔ یاد رکھو کہ معصوم و بے گناہ شہریوں پر ظلم ڈھانے پر تم پر خدا کا قہر نازل ہوگا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! اب تو ظالموں کی رسی کو کھینچ لے اور پاکستان کے تمام مظلوموں کو آزادی دلادے جہاں وہ امن اور چین وسکون کے ساتھ زندگی گزار سکیں جہاں کوئی ان کی بستیوں پر فوج کشی نہ کر سکے، ان کے بچوں کو لاپتہ نہ کر سکے، عورتوں بچوں پر تشدد نہ کر سکے اور ان کی ماں، بہن بیٹی پر غلط نظر نہ ڈال سکے۔

مذہبی مقامات کی بے حرمتی

جس طرح پنجاب اور ملک کے دوسرے حصوں میں مختلف مسالک کے ماننے والے رہتے ہیں اسی طرح بلوچستان میں مختلف مذہبی عقائد کے ساتھ ساتھ ایک ایسے عقیدے کے ماننے والے رہتے ہیں جو ہر سال 27 رمضان کو تربت میں ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں، جسے وہ کوہ مراد کہتے ہیں، وہاں جمع ہو کر ورد یعنی دعائیں کرتے ہیں، فاتحہ کرتے ہیں۔عقیدت مند وہاں پیدل جاتے ہیں لیکن فوج نے اس علاقے کے وسیع رقبے

پر قبضہ کر کے وہاں چھاؤنیاں بنا رکھی ہیں اور فوجی اہلکار اس مقام پر جوتوں سمیت جاتے ہیں ...... وہاں جانے والے عقیدت مندوں کے شناختی کارڈز چیک کرنے کے بہانے انہیں تنگ کیا جاتا ہے جس سے عقیدت مندوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچ رہی ہے۔

ریاستی مظالم پر میڈیا کی مجرمانہ خاموشی

بلوچستان میں گزشتہ کئی برسوں سے انسانی حقوق کی بدترین پامالی کی جارہی ہے لیکن پاکستان کا میڈیا اس پر خاموش ہے۔ آپ ٹی وی چینلز کے ٹاک شوز دیکھیں، بڑے بڑے سیاسی تجزیہ نگار، دانشور بیٹھتے ہیں، کبھی آپ نے ان کے منہ سے بلوچستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا تذکرہ سنا ہے؟ اس کے بجائے اس کا تذکرہ ہوتا ہے کہ ’’عمران خان کہاں گئے ہیں اور کیا کر رہے ہیں ......الیکشن میں عمران خان نے نیا پاکستان بنالیا ہے ......عمران خان ملک کو اوپر لے جائے گا ...... عمران خان پاکستان کو ترقی دے گا‘‘۔ یہ اینکرز اور تجزیہ نگار کبھی یہ ذکر نہیں کرتے کہ فوج بلوچستان میں کیا ظلم ڈھا رہی ہے ...... کراچی میں مہاجروں پر فوج کیا ظلم کر رہی ہے۔ یہ مہاجروں اور بلوچوں کے خون کا ذکر نہیں کرتے۔ اینکرز نے ڈاکٹر حسن ظفر عارف شہید کے سفاکانہ قتل پر ایک ٹاک شو نہیں کیا۔ یہ اینکرز، تجزیہ نگار کیسے انسان ہیں، کیا ان کی اولادیں نہیں ہیں؟ کیا ان کو معصوم عوام پر ڈھائے جانے والے ریاستی مظالم نظر نہیں آتے؟ کسی خاتون کے بیگ سے شراب کی بوتل نکل آئی، انہوں نے اس پر تبصرے اور تجزیے پیش کئے، یہ ایک مولوی کو بار بار پیش کر کے اس کے طویل طویل انٹرویو نشر کرتے ہیں، اس پر تبصرے تجزیے

کرتے ہیں جو بار بار کینیڈا سے آ کر قوم کو دھوکہ دیتے ہیں۔ یہ اس پر پروگرام کرتے ہیں کہ چیف آف آرمی اسٹاف نے 14 اگست اور 6 ستمبر کو بڑی اچھی اور اعلیٰ تقریر کی ......سویلین سپریمیسی کی بات کی۔

سوشل میڈیا پر ظلم کے واقعات آجاتے ہیں تو لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے ورنہ کوئی میڈیا بلوچستان، کراچی اور اندرون سندھ اور قبائلی علاقوں میں ہونے والے مظالم کو نہیں دکھاتا۔ اگر میں کوئی ٹی وی چینل یا اخبار چلا رہا ہوتا اور مجھے حقائق پیش کرنے کی اجازت نہ ہوتی بلکہ حقائق مسخ کرنے کا کہا جاتا تو میں اپنا میڈیا بند کر کے آلو پیاز بیچنے لگ جاتا یا کوئی اور کام شروع کر دیتا لیکن یہ کام نہ کرتا۔ میں ٹی وی چینلز کے اینکر پرسنز اور تجزیہ نگاروں سے سوال کرتا ہوں کہ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انسانوں کی جان کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟ بلوچستان میں انسانوں کا خون ہو رہا ہے، پختونخوا میں انسانوں کو مارا جا رہا ہے، کراچی، حیدرآباد، سکھر، میرپورخاص، نوابشاہ اور سندھ کے دیگر شہری علاقوں میں مہاجروں کو ماورائے عدالت قتل کیا جا رہا ہے، ان پر ریاست ظلم کر رہی ہے، اس پر کوئی تبصرہ تجزیہ نہیں کرتے۔ فضول کے موضوعات پر لمبے لمبے پروگرام تبصرے تجزیے کئے جاتے ہیں جبکہ سندھ، بلوچستان اور پختونخوا میں اتنے لوگ مارے جا رہے ہیں لیکن اینکرز تجزیہ نگار اس پر نہیں بولتے۔ شائد اسلئے کہ 99 فیصد اینکرز اور تجزیہ نگاروں کا تعلق پنجاب سے ہے اور تینوں صوبوں میں عوام پر ظلم کرنے والی فوج بھی پنجاب سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ اینکرز اور تجزیہ نگار ٹی وی پر مسلسل جھوٹ پر جھوٹ پیش کرتے ہیں۔ یہ لوگ تاریخ کو مسخ کرنے اور پاکستان کو تباہ کرنے اور فوج کے مظالم میں برابر کے شریک ہیں۔

کشمیر میں مظالم کا رونا اور پاکستان

حکومت پاکستان روزانہ کشمیر کشمیر کا رونا روتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ انڈین فوج کشمیریوں پر ظلم کر رہی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جتنا ظلم پاکستان کی فوج بلوچستان میں کر رہی ہے، جتنا ظلم کراچی اور سندھ کے شہری علاقوں میں فوج کر رہی ہے، جتنا ظلم پشتونخوا اور دیگر علاقوں میں فوج کی جانب سے کیا جا رہا ہے اتنا ظلم کشمیر میں نہیں کیا جا رہا ہے۔ بلوچستان کی طرح قبائلی علاقوں میں بھی طالبان کے خلاف کارروائی کے نام پر پشتونوں کی آبادیوں پر بمباری کی گئی ......اور کرزئی ایجنسی، مہمند ایجنسی، سوات و دیگر قبائلی علاقوں پر بمباری کی گئی ...... وہاں کے غریب قبائلیوں کو آئی ڈی پیز بنا کر ان کے گھروں پر قبضہ کر لیا گیا، ان کا قتل کیا گیا، ہزاروں پشتونوں کو لاپتہ کیا گیا۔ فوج نے قبائلی علاقہ جات میں یہ کہہ کر گھروں پر بمباری کی کہ ہم طالبان کو مار رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ فوج نے طالبان کو نہیں بلکہ قبائلی علاقوں کے معصوم عوام کو مارا جبکہ طالبان کو فوج کی چھاؤنیوں اور اہم علاقوں میں چھپا کر رکھا جس طرح القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن کو ایبٹ آباد میں کاکول ملٹری اکیڈمی کے نزدیک رکھا گیا تھا۔ آرمی پبلک اسکول پشاور میں بچوں کو قتل کرنے والے احسان اللہ احسان کو آج بھی فوج کی چھاؤنی میں سیف ہاؤس میں ایک وی آئی پی مہمان کی طرح رکھا ہوا ہے۔ یہ شواہد بھی موجود ہیں کہ آرمی پبلک اسکول میں بچوں اور اساتذہ کا قتل عام کرنے والے صرف طالبان ہی نہیں تھے بلکہ ان کے ساتھ فوج کے لوگ بھی قتل عام میں شریک تھے۔

ملک کی تیسری بڑی جماعت ایم کیوایم جس نے غریب ومتوسط طبقہ کے افراد کو اسمبلیوں میں بھیجا، غریبوں کے حقوق کی نہ صرف بات کی بلکہ غریبوں سے قیادتیں نکال کرانہیں اقتدار کے ایوانوں میں پہنچایا، ملک سے فرسودہ جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ کرنا چاہاتوفوجی جرنیلوں نے ایم کیوایم کوکچلنے کے لئے فوجی آپریشن کیا، اس کے ٹکڑے کرائے ، ایم کیوایم کے ہزاروں کارکنوں کو ماورائے عدالت قتل کیا، ہزاروں کو جیلوں میں ڈالا، ایم کیوایم کے مرکز نائن زیرو پر تالا ڈال دیا، اسے سیل کردیا جو آج تک سیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

فوج مظالم پر معافی مانگے

فوج نے ریاستی آپریشن کے دوران ایم کیوایم کے ہزاروں کارکنوں کو ماورائے عدالت قتل کردیا...... ہزاروں طلبہ کوتعلیم دینے والے 73 سالہ فلاسفر پروفیسر ڈاکٹرحسن ظفر عارف کوگرفتار کر کے بہیمانہ تشدد کر کے ماورائے عدالت قتل کردیااوران کی لاش ابراہیم حیدری کے ساحلی علاقے میں پھینک دی۔فوج نے نائن زیرو پر تالا ڈالا ہے، دنیاپاکستان پرتالاڈالے گی۔ میں آج بھی فوج سے کہتا ہوں کہ نائن زیرو کا تالا کھول دو......اپنے مظالم پرتوبہ کرواورجن پرظلم ہوا ہے ......جن کے بچوں کو مارا گیا ان سے معافی مانگ لو...... بلوچوں پرظلم بند کرو، جن قبائلیوں کوگھروں سے بیدخل کر کے آئی ڈی پیز بنایا گیاہے انہیں ان کے گھروں پردوبارہ آبادکرو...... طالبان اور جہادی تنظیموں کی حمایت بند کردو ...... میں نے مفاہمت کے لئے آج بھی ایک ہاتھ کھلا رکھا ہوا ہے ۔

میں کہتا ہوں کہ ریاستی طاقت کے ذریعے عوام کو غلام بنانے اور محروم رکھنے کا عمل بند کرد......تمام قوموں کو ان کے حقوق دو...... پاکستان اس لئے نہیں بنا تھا کہ اس پر پنجاب کا تسلط قائم ہو اور پاکستان میں بسنے والی تمام قومیں محروم اور غلام ہوں۔

میں زخموں پر مرہم رکھنا چاہتا ہوں

فوج نے مجھ پر اپنے وطن کی زمین تنگ کی، میرے لوگوں پر ظلم کیا، حالانکہ میں پاکستان کے محروم ومظلوم عوام کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ میں مہاجروں کے زخموں پر مرہم رکھنا چاہتا ہوں...... میں بلوچوں کے زخموں پر مرہم رکھنا چاہتا ہوں...... میں پختونوں کے زخموں پر مرہم رکھنا چاہتا ہوں...... میں سب کو ان کا حق دلانا چاہتا ہوں......لیکن فوج نے میرے ہی گھر پر تالا ڈال دیا اور سارے لٹیرے جاگیرداروں وڈیروں کو کھلا چھوڑ دیا ہے۔ میں سندھی، بلوچ، پختون سمیت کسی قوم کے خلاف نہیں بلکہ وڈیروں، جاگیرداروں کے خلاف ہوں۔

خدا کی قسم! میں پنجابیوں کے خلاف نہیں ہوں...... میں فوج کے خلاف بھی نہیں ہوں بلکہ میں فوج کے کرپٹ جرنیلوں کے خلاف ہوں...... میں آج بھی بلوچستان سے کشمیر تک ہر مسئلے کو بغیر جنگ کے حل کرسکتا ہوں...... پاکستان کو معاشی طور پر اتنا مضبوط و مستحکم بنا سکتا ہوں کہ پاکستان کو ملک چلانے اور ڈیم بنانے کیلئے کسی کے آگے بھیک نہیں مانگنی پڑے گی لیکن مجھے کام کرنے کی مکمل آزادی ہونی چاہیے۔

فوج نوکر ہوتی ہے حاکم نہیں

میں ایک سچا جمہوریت پسند ہوں اوراس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ ملکی امور میں فوج کی کوئی مداخلت نہیں ہونی چاہیے۔فوج ایک ادارہ ہے جو منتخب حکومت کے ماتحت ہوتا ہے۔ فوج نوکر ہوتی ہے ،حاکم نہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ فوج اور سویلین میں انڈر اسٹینڈنگ ہونی چاہیے، یہ بات ناقابل فہم ہے،فوج ریاست کی نوکر ہوتی ہے،فوج عوام کے ٹیکسوں پرچلتی ہے۔بدقسمتی سے پاکستان میں فوج حاکم بن بیٹھی ہے اورعوام کے ٹیکسوں پر پل کرعوام کو ہی مارتی ہے۔فوج کو اپنے ہی ملک کے عوام پر مظالم سے باز آنا چاہیے۔میں نے بار بار اپیلیں کیں کہ فوج میں سے ہی کچھ لوگ آگے آئیں اوران مظالم کو بند کرائیں لیکن فوج پران اپیلوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وہ کہتے ہیں کہ فوج میں ڈسپلن کا معاملہ ہے۔کس بات کا ڈسپلن؟ اگرفوج کے جرنیل نچلے افسران اورسپاہیوں کو یہ حکم دیں کہ اپنے ہی باپ کو ماردو تو کیا وہ ماردیں گے؟ قائداعظم ملکی امور میں فوج کی مداخلت کے خلاف تھے،اسی لئے فوج نے انہیں راستے سے ہٹادیا اور ملک پر قبضہ کرلیا۔ قائداعظم نے 14 اگست 1947ء کو جو پاکستان بنایا تھا وہ فوج نے 16 دسمبر 1971ء کو توڑدیا۔موجودہ پاکستان قائداعظم کا نہیں فوج کا پاکستان ہے اسی لئے عمران خان نے وزیراعظم کے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعدقائداعظم کے مزار پر حاضری دینے کے بجائے فوج کے ہیڈکوارٹر جی ایچ کیو پر حاضری دی۔اسی لئے میں کہتا ہوں کہ یہ فوج کا پاکستان ہے۔

بلوچستان پر قبضہ......اصل مقصد قیام امن یا معدنی وسائل؟

بلوچستان اور اس کے عوام کو ہمیشہ سول اور ملٹری حکمرانوں نے نظرانداز کیا۔ آئینی ، قانونی ، جمہوری اور انسانی حقوق کے مطالبے پر بلوچوں کی نسل کشی کی گئی اور بلوچستان پر قائم غیر قانونی قبضہ کو برقرار رکھنے کی غرض سے ریاستی طاقت سے بلوچوں کو کچلنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی گئی۔ اس صورتحال پر غور کیا جائے تو ایک سوال ہر ذی شعور فرد کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ آخر بلوچستان پر قبضہ کے پیچھے کیا مقصد کارفرما ہے؟ اصل میں بلوچستان پر فوج کے قبضہ اور ریاستی مظالم کی وجہ بلوچستان میں موجود معدنیات کی دولت ہے۔ بلوچستان معدنی ذخائر کی دولت سے مالا مال ہے اور وفاق یعنی پنجاب اس دولت پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ قانونی طور پر صوبوں سے نکلنے والے تیل اور گیس کے علاوہ تمام معدنی ذخائر پر صوبوں کا حق ہوتا ہے لیکن بلوچستان میں پیدا ہونے والے معدنی وسائل پر اس کا حق تسلیم نہیں کیا جا رہا ہے۔ بلوچستان میں نہ صرف قدرتی گیس ، پیٹرول ،تیل اور کوئلہ کے ذخائر ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ سونے ، تانبے اور دیگر معدنیات کے بھی وسیع ذخائر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بلوچستان میں غیر روایتی گیس کے ذخائر بھی بڑی مقدار میں ہیں۔

قدرتی گیس بلوچستان کے علاقے سوئی سے دریافت ہوئی لیکن المیہ یہ ہے کہ اس قدرتی گیس سے پورا ملک فیضاب ہو رہا ہے لیکن سوئی سمیت پورے بلوچستان کے عوام کو کافی عرصے تک اس سہولت اور قدرتی گیس سے محروم رکھا گیا۔ بلوچستان میں

گوادر کی 760 کلومیٹر طویل ساحلی پٹی بھی موجود ہے لیکن سی پیک کے نام پر وہاں کے مقامی باشندوں کو ان کے علاقوں سے بیدخل کر کے اسے بیرونی قوتوں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ یہ سراسر ناانصافی اور زیادتی نہیں ہے تو کیا ہے؟ پھر بلوچ عوام آزادی کا نعرہ لگاتے ہیں تو اس پر تکلیف کیوں ہوتی ہے؟

سینڈک

سینڈک بلوچستان کے ضلع چاغی کا ایک علاقہ ہے جہاں تانبے اور سونے کے وسیع ذخائر ہیں۔ 1990ء میں وفاق نے ایک چائنیز کمپنی MCC سے سینڈک سے تانبا اور سونا نکالنے کا معاہدہ کیا۔ 2002ء میں اس کمپنی کو 10 سال کی لیز پر یہ علاقہ دیدیا گیا۔اور 2012ء میں اس لیز کو بڑھایا گیا ہے جو 2022ء تک کر دیا گیا۔اس طرح بلوچستان کی دولت کو لوٹا جا رہا ہے۔

ریکوڈک

ریکوڈک بلوچستان کے ضلع چاغی کا ایک قصبہ ہے اور اس علاقے میں دنیا کی پانچویں سب سے بڑی سونے کی کان ہے۔سونے کے یہ پہاڑ 100 کلومیٹر سے زائد رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں 54 ملین ٹن سے زائد سونا پایا جاتا ہے......ان پہاڑوں پر پائے جانے والے سونے کی مالیت 2 کھرب ڈالرز سے زائد بنتی ہے 1994ء میں

پیپلز پارٹی کی بینظیر حکومت نے اس خزانے کو آسٹریلوی کمپنی BHP کو لیز پر فراہم کیا تھا ...... 2004ء میں BHP نے سونے کے ان ذخائر کے حقوق THETHYAN COPPER نامی کمپنی کو فروخت کردیئے ۔ کمپنی کو یہ اختیار بھی دیدیا گیا کہ وہ سونا نکال کر اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی اجازت کے بغیر ایکسپورٹ کرسکتی ہے۔

کمپنی نے پہاڑوں سے سونا دریافت کرنے کیلئے 400 کلومیٹر اسکوائر رقبہ پر قبضہ کرلیا۔ ان پہاڑوں میں سونے کے علاوہ تانبے کے بھی بڑے ذخائر اور دنیا کے دوسرے بڑے شیل گیس کے ذخائر بھی موجود ہیں جو پیٹرول کے متبادل کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہے۔

سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ اس علاقے سے نکلنے والے ذخائر کو کسی بھی قسم کے آڈٹ سے مستثنٰی قرار دیا گیا ہے یعنی نہ کوئی جانچ نہ پڑتال کہ کتنا سونا یا دیگر ذخائر نکالے گئے ہیں اور کتنا ایکسپورٹ کیا گیا ہے ۔ بلوچستان کی اس دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا جاتا رہا ہے......اس لوٹ مار پر کمیشن کھایا جاتا رہا......قومی خزانے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا جاتا رہا ہے...... یہ سب کچھ فوج کی آشیرباد سے فوج کی ناک تلے ہو رہا ہے۔

مختلف اقسام کی معدنیات اور قدرتی وسائل

بلوچستان میں کوئلے کے بڑے ذخائر موجود ہیں۔ جی ایس پی کے مطابق، کوئٹہ، مچھ، شاہرگ اور اسپن کاریز کے اطراف میں 712 ملین ٹن کوئلہ موجود ہے۔اس کے

علاوہ چاغی میں چاندی، مولی بڈنم (Molybdenum)، یورینیم اور ٹنگسٹن (Tungsten) بھی کچھ مقدار میں موجود ہیں۔

ایلومونیم (Aluminum)

بلوچستان کے علاقوں زیارت اور قلات میں ایلومونیم کے بڑے ذخائر ہیں۔قسم کے لحاظ سے یہ باکسائٹ(Bauxite) اور لیٹرائٹ(Laterite) کہلاتے ہیں۔

کرومائٹ(Chromite) بلوچستان میں کرومائٹ کے بھی ذخائر ہیں۔ یہ ذخائر بلوچستان کے علاقوں مسلم باغ، خضدار اور لسبیلہ میں موجود ہیں جبکہ مسلم باغ میں اس کی کانیں بھی موجود ہیں۔

تانبا(Copper) دیگر معدنیات کی طرح بلوچستان میں تانبا بھی پایا جاتا ہے۔ بلوچستان کے علاقوں چاغی میں سینڈک اور ریکوڈک جیسے مقامات پر تانبے کے بڑے ذخائر ہیں جن کا تخمینہ پانچ بلین ٹن سے بڑھ کر بتایا جاتا ہے۔

سیسہ اور جست(Lead and Zinc) بلوچستان میں سیسہ اور جست جیسی دھاتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ خضدار اور لسبیلہ کے علاقوں میں سیسہ اور جست کے کم وبیش 6 ملین ٹن سے زیادہ ذخائر موجود ہیں۔ جنوبی کیرتھر بیلٹ کے علاقے دوڈر میں بھی کوئی دس ملین ٹن کا ذخیرہ پایا جاتا ہے۔

لوہا(Iron) چاغی میں آتش فشانی چٹانوں میں ملا جلا لوہا بھی کوئی ایک ملین ٹن کے لگ بھگ ہے اور زیادہ بھی ہوسکتا ہے۔

پلاٹینم (Platinum) بلوچستان میں پلاٹینم بھی پایا جاتا ہے۔ اسکے ذخائر مسلم باغ،

ژوب، خضدار اور لسبیلہ کے علاقوں میں موجود ہیں۔

ٹائیٹینیم اور زرقون (Titanium and Zircon)

ٹائیٹینیم اور زرقون بلوچستان کے علاقے مکران کی ریت میں پائے گئے ہیں۔ مکران اور سیاہان کے علاقے میں اینٹی منی (Antimony) اور سونا چاندی بھی کچھ ملا تھا۔

بلوچستان میں پائے جانے والے منرلز

بلوچستان میں جہاں سونا، چاندی، تانبا اور ان جیسی دھاتی معدنیات پیدا ہوتی ہیں وہیں غیر دھاتی منرلز بھی پیدا ہوتی ہیں جن کی تفصیلات کچھ اس طرح ہے۔

ایلم (Alum)

ایلم یہ مغربی چاغی میں کوہ سلطان آتشِ فشاں پہاڑ سے نکلتا ہے اور رنگسازی اور چمڑے کی صنعت میں کام آتا ہے۔

ایس بسٹاس (Asbistos)

ایس بسٹاس بلوچستان کے علاقے ژوب سے نکلتا ہے۔

بیرائٹ (Barite)

بیرائٹ کوہ سلطان، چاغی، لسبیلہ اور خضدار کے علاقوں سے نکلتا ہے۔ یہ رنگوں اور ڈرلنگ کمپاؤنڈز بنانے میں کام آتا ہے۔

فلورائیٹ (Fluorite)

فلورائیٹ قلات میں دالبندین اور آس پاس کے علاقوں میں پایا جاتا ہے اور وہاں اس

کے اچھے ذخائر ہیں۔

جپسم (Gypsum)

جپسم اسپن تنگی، ہرنائی اور چم لانگ کی طرف ملتا ہے۔

چونے کا پتھر (Limestone)

چونے کا پتھر بلوچستان کے علاقوں دکی، بارکھان، کوئٹہ، ہرنائی، شاہرگ، خضدار، قلات اورلسبیلہ میں موجود ہے۔اس کے ذخائر پانچ بلین ٹن کے اندازوں سے کہیں زیادہ بھی ہوسکتے ہیں۔ یہ سیمنٹ بنانے میں کام آتا ہے۔

ڈولومائٹ (Dolomite)

ڈولومائٹ قلات اور خضدار میں لائم سٹون کے ساتھ ملتا ہے۔

عمارتی یا سجاوٹی پتھر

بلوچستان میں قیمتی عمارتی پتھر بھی پائے جاتے ہیں جیسے ماربل آنکس (Onyx) سرپینٹائن (Serpentine)، گرینائٹ (Granite)، ڈائیورائٹ (Diorite) گیبرو (Gabbro) ، بسالٹ (Basalt)، رائیو لائٹ (Rhyolite) اور کوارٹزائٹ (Quartzite) ۔ یہ پتھر بلوچستان میں چاغی، خضدار، لسبیلہ میں بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔لسبیلہ کے سجاوٹی پتھروں میں سربینٹائن، پکچر مارل سٹون، ریفل (Reefal)، لائم اسٹون، ماربل اور کئی قسموں کا فریکچرڈ لائم اسٹون مقبول ہیں۔ یہ کراچی کی کاٹج انڈسٹری کو سپلائی ہوتے ہیں جہاں ان سے ٹائلز اور آرائشی برتن وغیرہ بنا کر ایکسپورٹ کئے جاتے ہیں۔

ابریسوز(Abrasives):

یہ وہ سخت قسم کے منرلز ہوتے ہیں جن کی مدد سے دوسرے منرلز، جونسبتاً نرم ہوتے ہیں، کاٹا جاتا ہے اور پالش کیا جاتا ہے۔ مثلاً گارنٹ (Garnet)، پامس (Pumice) ، پارلائٹ (Parlite)اور بسالٹ(Basalt)وغیرہ۔ یہ سب چاغی کے علاقے میں دستیاب ہیں اور کچھ ژوب کی طرف۔

نمکیات(Salts)

بلوچستان میں دیگر معدنیات کے ساتھ ساتھ مختلف نمکیات بھی پائی جاتی ہیں جن میں بوریکس (Borax)، بوریٹس (Borates) ، سلفائڈ اور کاربونیٹس (Carbonates) شامل ہیں۔ یہ چاغی، لس بیلہ، پنج گوراور مکران کی طرف ملتے ہیں جہاں نمک بھی ہوتا ہے۔

گندھک:

بلوچستان میں گندھک کے ذخائر بھی ہیں جو چاغی اور کچھی ڈسٹرکٹ میں ہیں۔اس کے علاوہ چاغی اور کچھی ڈسٹرکٹ میں پوٹاشیئم، چاغی میں نائٹریٹ اور بولان میں فاسفیٹ پایا جاتا ہے جبکہ خضدار، قلات، مسلم باغ اور ژوب کے علاقوں میں میگنیشئم ہوتا ہے۔

رنگ سازی کی مد میں استعمال ہونے والا ذرد آکر(Ochre) اور ٹالک(Talc) زیارت اور مسلم باغ کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

میگنی سائٹ(Magnesite)

ژوب، مسلم باغ اورلسبیلہ کے علاقوں کی آتشی چٹانوں کے ساتھ میگنی سائٹ بھی ملتا ہے، جن کے لاوے کے ساتھ میگنیز (Manganese) بھی ملتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سیلسٹائیٹ

(Celestite) کوہلو، ڈیرہ بگٹی، بارکھان اور لورالائی کی طرف پایا جاتا ہے۔

قیمتی پتھر

بلوچستان میں مختلف معدنیات کے علاوہ قیمتی پتھر بھی پائے جاتے ہیں جن میں گارنٹ (Garnet)، سفید اور ہرا کوارٹز (Quartz) جسے بلّور یا سنگ مردار، مختلف اقسام کے عقیق (Agates)، فیروزہ (Turquoise)، کری سوکولا (Chrysocolla)، مالا کائٹ (Malachite)، ذِرکن (Zircon)، جیڈ (Jade)، جاسپر (Jasper)، لاپس لزولی (Lapis Lazuli)، سٹ رین (Citrine)، آئیڈوکریز (Idocrase)، کرسو پریز (Chrysoprase) اور ایمی تھسٹ (Amethyst) وغیرہ بھی ملتے ہیں۔ وہاں سیلکا سینڈ (Silica Sand) بھی ملتی ہے۔

وفاق نے بلوچستان میں پائے جانے والی یہ معدنیات اور قدرتی وسائل کی دولت پر قبضہ کرنے اور اسے لوٹنے کے لئے بلوچستان پر قبضہ کیا ہوا ہے اور اس قبضہ کو برقرار رکھنے کے لئے فوجی طاقت کا بھرپور اور بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے اور اس قبضہ کے خلاف آواز اٹھانے والے بلوچ عوام کو طاقت کے ذریعے کچلا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

بلوچستان میں دریافت ہونے والی اجتماعی قبر

لاپتہ بلوچوں کی اجتماعی قبر سے دریافت ہونے والی مسخ شدہ لاشیں

لاپتہ بلوچوں کی مسخ شدہ لاشوں کی ایک اور اجتماعی قبر

بلوچوں کی مسخ شدہ لاشیں